سوال

(327)احکام ذبائح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احکام ذبائح

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

احکام ذبائح

میں نے فضیلۃ الشیخ یوسف القرضاوی کا یہ فتویٰ جریدہ ''المسلمون ''میں پڑھا ہے کہ ''اہل کتاب سے درآمد کیئے گئے مرغی اورگائے کے وہ گوشت جو بجلی کی مشین وغیرہ کے ساتھ جانوروں کو ذبح کرکے محفوظ کیئے گئے ہوں، ہمارے لئے حلال ہیں،جب کہ وہ اہل کتاب بھی انہیں حلال اورپاک سمجھتے ہوں۔۔۔۔''الخ

میں یہ کہتاہوں کہ یہ فتویٰ کچھ تفصیل طلب ہے۔یہ تو صحیح ہے کہ کتاب وسنت اس امرپردلالت کناں ہیں کہ اہل کتاب کاذبیحہ توحلال ہےاوران کے علاوہ دیگرکفارکاذبیحہ حرام ہے جیساکہ ارشادباری تعالیٰ ہے :

اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۖ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ (المائدۃ۵/۵)

''آج تمہارےلئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کردی گئیں اوراہل کتاب کا کھانا بھی تمہارےلئے حلال ہےاورتمہاراکھاناان کےلئے حلال ہے۔''

یہ آیت کریمہ نص صریح ہے کہ اہل کتاب یعنی یہودونصاری کا کھانا حلال ہےاوران کے کھانے سے مراد ان کے ذبیحے ہیں۔یہ آیت اپنے مفہوم کے اعتبارسے اس بات پردلالت کرتی ہے کہ اہل کتاب کے سوادیگرکفارکے کھانے حرام ہیں۔اہل علم کے نزدیک اہل کتاب کاوہ کھاناحلال نہیں ہے،جس پر غیر اللہ کانام پکارا گیا ہوکیونکہ جس چیز پر غیر اللہ کانام پکاراگیا ہو،وہ قرآن مجیدکی حسب ذیل نص قطعی کی روشنی میں مطلقاً حرام ہے :

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ (المائدہ۵/۳)

''تم پرمردار(اپنی موت مراہوا)جانوراور(بہتا)لہواورخنزیرکاگوشت اورجس چیزپراللہ کے سواکسی اورکانام پکاراجائے۔۔۔۔۔۔حرام ہیں۔''

جس جانور کو غیر شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا ہو مثلاوہ جانور جس کے بارے میں ہمیں یہ معلوم ہو کہ وہ جھٹکے سے یا گلا گھونٹ دیئے جانے سے مرا ہے تو وہ حسب واقعہ موقوذہ (جو چوٹ لگ کر مرجائے) اور مخنقۃ (جو جانور گلا گھٹ کر مرجائے) کی طرح ہو گا خواہ وہ اہل کتاب کا عمل ہو یا مسلمان کا، اور جس جانور کے ذبح کیے جانے کی کیفیت کا ہمیں علم نہ ہو تو اس کے بارے میں اصل یہ ہے کہ اسے حلال سمجھا جائے گا بشرطیکہ وہ مسلمانوں یا اہل کتاب کا ذبیحہ ہو۔ جس جانور کو جھٹکا دے کر یا مار کر گرالیا گیا ہو اور وہ ابھی زندہ ہو اور اسے شرعی طریقے کے مطابق ذبح کرلیا گیا ہو تو وہ حلال ہے، ارشاد باری تعالی ہے :

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ (المائدہ ۵/۳)

''تم پر مردار (اپنی موت مراہوا) جانوراور (بہتا) لہواور سور کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سواکسی اور کا نام پکارا جائے اور جو جانور گلہ گھونٹ کر مرجائے، اور جو چوٹ لگ کر مرجائے، اور جو گر کر مرجائے اور جو سینگ لگ کر مرجائے یہ سب حرام ہیں اور وہ جانور بھی جس کو درندے پھاڑ کھائیں مگر جس کو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کرلو اور وہ جانور بھی جو تھان پر ذبح کیا جائے یہ سب گناہ (کے کام) ہیں۔''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ وہ جانور کھانا حرام ہے جو یا گلا گھٹ کر مرگیا ہو، جھٹکے سے مرجانے والے جانور کا بھی یہی حکم ہے نیز وہ جانور جس کے سر پر یا جسم کے کسی اور حصہ پر مارا جائے اور وہ زندہ حالت میں ذبح کیے جانے سے پہلے ہی مرجائے تو مذکورہ آیت کریمہ کے پیش نظر اسے کھانا بھی حرام ہے۔

ہم نے یہ جو ذکر کیا ہے اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ شیخ یوسف وفقہ اللہ کے جواب میں انتہائی اجمال ہے، باقی رہی یہ بات کہ یہود و نصاری گلا گھٹ کر مرجانے یا جھٹکے سے مار دیئے جانے والے جانور کے گوشت کو جائز قرار دیتے ہیں تو یہ اس بات کی دلیل نہیں بن سکتا کہ ان جانوروں کو کھانا ہمارے لئے جائز ہے۔ اہل کتاب تو اپنی جگہ، اگر بعض مسلمان بھی اس قسم کے جانوروں کو جائز قرار دیں تو پھر بھی ان کا کھانا جائز نہ ہوگا کیونکہ اعتبار تو اس کا ہے کہ جسے شریعت مطہرہ نے حلال یا حرام قرار دیا ہے آیت میں اگر اہل کتاب کے کھانے کا ذکر اجمالی طور پر ہے تو اس کے یہ معنی نہیں کہ مخنقۃ اور موقوذہ جانوروں کو بھی ہم حلال قرار دے لیں جنہیں اک دوسری آیت نے حرام قرار دیا ہے بلکہ واجب یہ ہے کہ مجمل کو مبین پر محمول کیا جائے جیسا کہ اصولی طور پر یہ شرعی قاعدہ طے شدہ ہے۔

حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جس کی طرف شیخ یوسف نے اشارہ کیا ہے یہ درحقیقت ان لوگوں سے متعلق ہے جو ابھی نئے نئے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے اور وہ کافر نہیں تھے، لہذا اس حدیث سے کفار کے ذبیحہ کے حلال ہونے پر استدلال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ شریعت نے اسے حرام قرار دیا ہے، چنانچہ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح مروی ہے کہ

''کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں تو آپ نے فرمایا تم اس پر اللہ کا نام لے لو اور کھالو'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ سوال ان لوگوں کے بارے میں تھا جو کفر کو چھوڑ کر نئے نئے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ (بخاری)

ہمدردی وخیر خواہی، بیان حقیقت اونیکی وتقوی پر تعاون کے لئے یہ سطور تحریر کی گئی ہیں۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں فضیلۃ الشیخ یوسف اور تمام مسلمانوں کو قول و عمل میں اصابت حق کی توفیق عطا فرمائے، بلاشک وشبہ وہی بہترین مسئول ہے۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 414

محدث فتویٰ